



انتخابات



06/18/2

[illegible][illegible]

06/18/2008

[illegible][illegible][illegible]

(۵)
 کامیاب ہو تھا کیونکہ وہ لوگ اس کے مسئلے میں کافی قنط
 تھے۔ اہل تشیع کے اذہان کو کثرت و یکسانیت اور کثرت و
 آہستہ و عجلہ دیا جاتے تھے کہ اس طرح تمام ہی اس چیز سے مت
 ہو جائے کہ وہ لوگ علماء و اولیاء کو تائب و تائب نہیں کیا
 بھی مگر میں ہی کبھی اپنے تئیں تائب و تائب تھا۔ اسے علم
 حید کے آدمی کو روک دیتے ہیں۔ کچھ رنگ و آدمی کو
 چھٹی کھانہ کھانے کا شہینہ انکس آئے اور انہوں نے
 والوں کے گرد و آفاقہ کیا۔
 حید کے ساتھیوں نے اہل تشیع کے لیے عمارتیں
 "بھرا دیں" حید نے سب کچھ کر دیا
 ساتھیوں نے
 آپ کو کون ہی سب کچھ کر دیا۔
 حید نے اپنا وقت تمام کر دیا اسے دیکھا
 اس وقت تمام مال ایک ہو گیا۔ مختلف قسم کی اوزار
 کر بننے لگیں۔ ان میں سے بھی ہیں۔ لایا گیا
 کر بننے کے لیے کھانے کی چیزیں۔ راجہ کی دشمنانہ
 آڑی تو بھی کر بنانے لگیں۔ پسند و ناپسند والوں کو
 حید نے سب کچھ کر دیا۔ انہوں نے کسی کا ہاتھ
 کیا ہے تقریباً پانچ منٹ بعد مال پر دینا لگا
 والوں نے سب تمام اوزار حید کے ساتھیوں کو
 بھی دیے مگر وہ دتے۔ حید نے سب کچھ کر دیا
 کے آدمی ہیں۔ تمام کے گرد و آفاقہ تمام چیز
 تھے ان مسئلہ میں کچھ نہ تھا۔
 "میکسا ہے" حید ہاتھ اٹھا کر بولا۔ آپ
 علی مرزہ کو دیتی ہے۔ آپ کو فزون پر کبھی کی ادا
 لیکن آپ نے امتیاز نہیں دیا۔
 میں نہیں سمجھا۔ آپ کسی امتیاز دیتے ہیں۔

آئندہ جب بھی کسی کو ہولناکیاں پیش آئیں تو اس کی اطلاع
میں فوراً وزارت پر پہنچنے سے پہلے کہ انکم ایکس آؤس
میں سرکاری رورڈ کے پاس غزوہ محمد رڈ بھیجے گا۔

سب انگریزوں کے مذہب والا۔

حقیر و بیچارہ کی طرف سے کیا ہو سکتا ہے۔
 ہمارے دل کے لیے جسے ہم نے ایک ہی جہان کا نام دیا ہے۔ ہر ایک کا اپنا
 حکم ہے۔ واقعی یہ فیصلہ معلوم ہوا ہے۔ لوگوں کو اس پر بھی
 استقامت ہو سکتی ہے۔ ہمارے لیے یہ فیصلہ ہی ہے۔

سجڑے ایک بار پھر سامنے ہوا۔
 ”آپ کون ہیں؟“ اس نے عجیب انداز میں پوچھا۔
 ”میں کوئی بھی مجرم اس سے آپ کو سزا کا دینا چاہیے“
 اس آواز پر وہ کھڑکی کا گریڈ نافٹ کلب انگلی کا انکس ٹاچا۔
 ”جس کا“

مشروبات قرآپ کے سامنے ہی نہ کی تھی۔
 ”ہاں اور اسی لیے کہ میں کہ یہاں کے نفع کے بجز
 میں لیکن میں وقت پر میں سوچ آت کر اپنے کی زندگی
 قرآپ کے عالم ہونی چاہیے۔
 قرآپ خرماء و خرماء الزام میں دے سکتے۔

”بس اب تشریف لے جائیے“ حمید ہاتھ مل کر بولا۔
 میجر عریضہ سوار گھست ہوئی۔

پھر معین نے اپنے اس ہولی کرشنر سے سے بولا ہے
 ۴۰ ایشنگ بال میں جیسا تھا کیوں بکرا تھا اُس کی لپٹ
 سب ٹھیک ہے جب یہ وہ اس وقت جی ہے کرشن

پس میں وہیں پہنچا۔ مریضوں کے گھر میں سے اُن کے اہل خانہ اور
 اہل قریب ہمدردی کا یہ حال تھا کہ ان مریضوں سے کہتے ہیں اور
 کہیں کہیں مریضوں کے اہل خانہ کے ہاتھوں سے کہتے ہیں کہ

سے ایک جاوڑہ بڑی مصیبت میں پھنس جاوڑی۔
 ہوتی اور خود میں نے ہی اس کے لیے جس کی کاغذی
 ال پھنس کے آنے سے پہلے ہی سر، انہر کھیلنے

تجلیا: عیسے نے ایک غریب مسافر کو دیکھا جو کچھ

یہ دعوت کا ایک آپ کر کے امر جیجیوں۔ کیوں؟

حمید فرایا۔
 "من... من... جناب... مطلب..."
 "عزم کرو۔ حمید باہر چلا۔ میں اُن کا کمرہ ایک
 دہائی کے بعد دیکھ رہا تھا۔"

عقیدہ پر وہ جیسا جاؤ۔
پھر وہ قاسم کی طرف متوجہ ہوا جس کی میز کے قریب

پیشا بڑی طرح ہنس رہا تھا۔
 "ستہاری وجہ سے مجھے جیڑ دیکھنے کھانے پڑتے
 ہیں۔" حمید بھی مضطرب ہوا۔
 "قبول کھاتے ہو دیکھتے۔ میں نے کہا تھا! اگلے

یہ نپٹ لیتے ہیں۔ یہ قسم کا چننا بڑا اجلا۔ مٹی کا کھینٹنے کے بعد کھجور سے لڑائی بڑائی نہیں ہو سکتی؟
”تم آئے کیوں تھے یہاں؟“

مبارکی دم سے بندہ کو یا صاف اچھا دوا۔۔۔ آئے
آجے اڑکی زمین ہے جہاں پجا ہی گئے جہاں
تم کوں ہے ہیں تو تھے۔۔۔ تو کہنے والا۔۔۔ سلام
محمد احمد اکبر ۱۱/۱۱/۱۱

”اے خداوند جاؤ گئے۔ جانے ہو یہ لوگ کون تھے؟“
”اسی سالے کے چچا بیٹھے اور کون! جو ایک تیرہ

”بکواس۔ یہ لوگ تھے جو اس سے پہلے بھی فخر پر
وارفتا کا تذکرہ کرتے تھے۔“

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ یہ سب باتیں ہمیں اپنے دل سے کہنی چاہئیں۔ ان کی انکساریاں دیکھ کر ہرگز کسی طرح چلتی ہیں جیسے بچے گولیاں کھینچتے ہیں۔ یہ قائم کرنے

”تیز سے جیٹنا: حمید نے اہستہ کہا اور سنبھل کر میجر ٹپا۔
روٹی اگر ٹڑی سے تھکے سے میجر گئی۔ اگر کاہنہ وہ صاف

”وہ لوگ اس آدمی سے کوئی تعلق نہیں رکھتے تھے !
نے بھڑان بھڑان آواز میں کہا۔

”آپ کیا جایش؟“ حمید نے حیرت سے کہا۔

میں دروں کی ہے۔ وہاں اس کی آواز
 اب بھی کانپ رہی تھی۔ وہ مودہ۔ وہاں گرا تھا۔۔۔ میں کے
 اپنے سے جانتا مارا تھا۔
 غصہ رہے۔ آپ اس کی باتوں میں آگئی۔ تمہید نے

”آپ کوئی پادرس آفسیر ہیں؟“ لڑکی نے کہا۔ میں نے

”مطہر ہے۔ آپ نے ابھی کہا تھا کہ آپ ان لوگوں کو
عاشق ہیں؟“

جی ہاں۔ وہ آدمی جو بے ہوش تھا اس کا ایک شریعہ
 وہی ہے۔ ایک مقامی کالج میں لیکچر ہے۔ ایسے واقعات
 رونق لگے اس کے ملنے والوں میں سے نہیں ہو سکتے ؟

آپ ان نعلوں سے ابھی چرا دافت ہیں؟
 آپ پہلے یہ بتائیے کہ آپ اپنی میں افسر بندہ ہیں؟
 نہیں۔ ویسے میں ایک شریف آدمی ہوں۔ اس
 آدمی سے ملا ہوا ہوں۔

”تب پھر وہ لرزتی جھرنی آواز میں بولی۔ ”میں مگر
 سے واپس جاؤں گی۔ یہاں مجھے کوئی بھی نہیں جانتا۔ وہ

”اے ماروا میں گئے۔ وہ زندہ نہیں پھر میں گئے میرے خدا“
 ”آخر اس پریشان کن درجہ؟“
 ”وہ اس واقعہ سے بہت پہلے یہاں موجود تھے۔ انہوں نے

تو اس سے کیا ہوگا؟ ہیتیرول کو انہوں نے میرے ساتھ دیکھا ہوگا۔

”نہیں کہا ہے۔ میں آپ سے استغاثہ کرتا ہوں۔“

”اے غزوہ دیکھیے۔ یہیں بہت پریشان تھیں۔ چلتا

”آخر آپ ان بڑے آدمیوں کو قریب سے کیسے

یاقی جی ایں نے قرآپ کے متعلق یہاں امتلاز لکھا ہوا کہ
 آپ ایک ایسی روک ہیں :
 روک شکرانہ اور اس شکرانہ نے اس کے جہرے

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ اس کو دیکھا ہے۔
میں نے کہا کہ اس کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ اس کو دیکھا ہے۔
میں نے کہا کہ اس کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ اس کو دیکھا ہے۔

مسلطہ چین پر عید جمہوریت کا اعلان ہوا ہے۔
 پہلی بار ان خبر سے آدمیوں کے دلچسپی سے رانا ماسٹر کا
 چاہتی ہوئی۔ انہوں نے مجھے آج یہاں اسی لیے بھیجا تھا کہ
 مجھے یہ خبر ملے اور وہاں سے لوگوں کو خبر دے سکوں۔

ان کا خیال تھا کہ وہ اس آدمی کے حمایتی بن کر تیسری سرسب کے سامنے ظہور کے کھیل بائیں گے۔ اس کا موقع اس وقت ملتا

میب ال کے ہمارے لوگ لڑنے والوں کو اکٹرا کر کے
یہے تہ بول دیتے لیکن کسی نے بھی مخالفت نہیں کی تھی ہمارے
آدمیوں نے ان کا کھیل ختم کر دیا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ہمارے
ساتھ یہ لڑنا ہے۔

اب پھر ان کی وہی سبلی بکیر رونے لگا لائی جانے لگی۔
یعنی جس جس اسنے ساتھ لے جاؤں :-

”تم نے بڑا کم کیا، اور تمہیں نصرت میں مارا جاتا؟“
 ”اے... جہان...“ قاسم حسینی سانس لے کر بولا۔
 ”مکدر ہے... اپنا اپنا۔“

”کیا آپ کرکری فرمادی ہیں؟“ بڑی تعجب کی طرف
دیکھ کر کہیا۔
”لا حول ولا قوۃ“ دھیمے سے بہت جراسائز بنایا۔ ”یہ تو

... یہ لوگوں کی جی ہے۔
 "تم خود پس پوئی ہو نہ قائم میں پر ہاتھ مار کر بولا۔
 "خاموش رہو نہ عینیت اُسے گھڑ کر کہا اور قائم نہ جانے
 کس کی غیبت ہو، کس کی کھوت ہو، کس کی ہمت ہو، کس کی کسارت ہو۔

”اجتہاد تو ہر مخلص“ جمید نے گڑھی دیکھتے ہوئے کہا۔
 ”نہیں صبر ہے۔ ابھی تو دس ہی بجے ہیں، ہم سانسے
 گزار رہے ہیں، بال بیکھ رہے۔“

105

ہلکے گئے۔ جڑ سے جڑی طرح ہی مٹی کھاتے ہیں اور نہ لطف
 بھی ہی کیونکہ یہ ان کا چھٹا کام تھا۔
 "مگر کیوں رنگ کی ہوا کیا وہ تم سے جو اب نہیں
 طلب کرتی گئے؟
 "میں وہ سمجھتے ہوں گے کہ کسی ڈانٹر بھی مجھے اپنے
 ساتھ لے گا لیکن میں نہیں سمجھتی اس طرح ان کی ہوا کیونکہ
 بھی نہیں ہوتی تھی؟
 "میں نے سوچا تھا کہ رنگ کیونکہ نہیں؟
 "اس رنگ سے میں ہر آدمی کو لگاتی تھی؟
 "تم ان کے ساتھ بھی جاسکتی تھیں؟
 "میں اس دور میں ان پر امن نہیں کر سکتی تھی؟
 "مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش نہ کرو۔ تم دن رات
 ان کے ساتھ رہتی ہو؟
 "بے وقوف نہ بنو۔ ان میں صرف ایک آدمی ایسا ہے
 جس کے ساتھ میں رہتی ہوں۔ وہ کسی نے میری ہر بات کی تھی اور
 یہی کل میں عزت رکھتا ہے؟
 "غور اور تم سے اسی طرح کے کام بھی رہتا ہے؟
 "مگر کیا پتہ ہے کہ کون کون سا آدمی ہے؟
 "مگر ان لوگوں نے مجھے کئے ہیں۔ وہ زمین آدمی ہی آدمی
 نظر آتے ہیں۔ تم یہ نہ کہیں کہ انہوں نے کہا لیکن مجھے پتا ہے
 وہ ان وقت میں اس دور میں رہتے ہیں۔ باہر نہیں جاتے۔ وہ لگے
 "میں تک نہیں آؤں۔ آخری ساتھی باقی ہے۔ وہ لگے
 "یہ بات نہیں کہ ان میں سے
 "وقت بہت دیر گذر چکا۔ لڑکی اس کا ہر ذکر کرکے کٹ
 گھٹکتی تھی۔ یہ جیہیں وہ اس لڑکی کی رفتار پر بھی تھکتی تھی
 تھی۔ یہ اس کا وہ دور تھا جسے وہ ان آدمی کے ساتھ
 پہلے کی مادی ہو۔ وہ تو بچا پنہرہ وقت کا پہلے رہے
 ہر ایک کی طرح رنگ تھی۔
 "آؤ میں تم سے ایک چٹا گدا گدا ہوتا ہوں؟
 "چلو۔ تم میری زندگی میں رہو۔
 "میرے ایک غار میں آتے ہو۔ مجھے جیسے جیسے جاؤں
 سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 سے ایک شخص کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 راستہ میں اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 گئے۔ پہلے گئے۔ وہ ایک گدا گدا کی طرح تھے۔ یہاں
 سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے

نے کان پہلے ڈال دیا تھا۔ میرے حیرت سے جا رہا ہوں
 دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے یہ غار پہلے ہی سے آباد ہو
 روز مرہ کے استعمال کی چیزیں جیسے یہاں نظر آئیں۔ ایک کھانا
 یہاں ایک بستر بھی پڑا ہوا تھا۔
 "کیا اب اس غار میں بند کر کے رہا ہے؟
 "لڑکی نے زور دیا۔ اس نے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 ایک مٹی کی طرح رچی پڑی ہوئی تھی۔ اس اب تم اپنے
 دونوں ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔ تھوڑی دیر میں اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 عید میل کے بستر پر بیٹھ گیا۔
 "یہ میری بات ہے۔ لڑکی چاروں طرف دیکھ
 جاتی تھی۔
 "غور۔ مگر یہ کیا کہن ہیں تو میں بھی انہیں آتے۔
 "میں نہیں۔ میں خود ہی ایک کتاب نہیں ہوں؟
 "آؤ میں اس سے بڑھ کر کوئی بات نہیں ہے۔ کوئی خود کو کہنے کی
 کوشش کرے؟
 "آؤ۔۔۔ ایسی بات ہے؟
 "تھو۔۔۔ میں یہاں تنہا میں خود کو کہنے کی کوشش
 کرتی ہوں؟
 "اس کے برعکس مجھے چٹا ہوں کے علاوہ اور کچھ عقل
 نہیں آتی؟
 "میں تم میں اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں محسوس کرتی
 تم قانون کے نام پر انہوں پہلے ہمارے قانون کا ٹھکانا بناتے ہیں؟
 "میں تم سے پہلے نہیں فلسفہ نہیں کرتی تھی؟
 "اگر چہ محسوس نہیں ہے۔ مجھے اپنے بچے کو بچوں کی
 "انہیں نہیں اس کی بات پر میری کا ہر ہے؟
 "میں کوئی بھی نہیں جانتا۔ میں نے یہاں اور ابھی
 ایسے کئی ٹھکانے بنا رکھے ہیں جن کا علم میرے علاوہ کسی کو
 نہیں ہے؟
 "ان لوگوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو تمہارے لیے
 غصہ ہی آؤں بھرتا ہو؟
 "میں نہیں۔ لیکن وہ بابا سے بہت ڈرتے ہیں؟
 "یہ بابا کون ہے؟
 "میں نہیں سمجھتی۔ یہ میری ہر بات کی تھی۔ وہ بھی ان لوگوں
 سے بہت متفرق ہیں لیکن تم یہ نہ کہیں کہ انہیں اس پہلے سے
 بھی نفرت ہے۔ وہ بہت پرانے کے ہیں۔ ان کے

بچوں کے گھبراہٹ؟ انہیں نے اس طرف سے بڑی نفرت ہو
 تھی۔ یہ کیونکہ اس میں سے ناواقف ہیں؟
 "ہاں۔۔۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے؟
 "میں نہیں سمجھتی۔ میں نے یہاں سے کسی کام کا مطالعہ ہی
 نہیں کیا ہے۔ اب یہ کام میرے سے نہیں کیا گیا۔ اس لیے
 لی کہ اس میں پیدا نہیں ہوتا؟
 "تمہارے بابا کی دانست میں اس کا مطلب کا فتنے کے
 کہتے ہیں؟
 "میرے زندگی۔ لڑکی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
 "لوگ بابا کو ایک غریب کھن ران سمجھتے تھے۔ لیکن پھر میں
 ان کی تین تین کو شہر میں اور وہ ایک معزز آدمی کے جاتے
 تھے اور وہ کئی بار لڑکی کے قتل کے ہمراہ بیٹھ جاتے
 علاوہ ان کے نہیں ہوتا تھا۔ اکثر وہ چھ ماہ انہیں بیٹھ جاتے اور
 ڈال ڈال کر انہیں نکالتے جاتے تھے۔ خود ان کا بیان ہے کہ
 بعض اوقات تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ
 کچھ کوئی غریب ملازم ہیں۔ ان کی دانست میں یہ تھا کہ
 ان کو آدمی کی دروزں غصہ میں سے کسی ایک کا بھی راز
 رکھ لیں گے؟
 "اچھا تو کیا اب بھی ان کی دارالکفایت میں جن کو نکالتے ہیں؟
 "میں نہیں جانتی۔ ان کے ان کے کئی کئی کال
 دیے۔ اب وہ تو کئی گام ہیں۔ ان کو غصہ میں بہت غصہ تھا
 غصہ تو کئی تھیں اور اب ان کی صرف ایک ہی غصہ تھی
 باقی رہ گئی ہے۔ اب وہ صرف ایک غریب ملازم ہیں۔
 "لیکن تم مجھے سب کچھ کیوں بتا رہی ہو؟
 "میں نے
 حیرت سے کہا۔ کیا میں اپنے بابا کی رفتار پر انہیں پڑھوں؟
 "میں دراصل یہ چاہتی ہوں کہ وہ شریف آدمی کی طرح
 زندگی بسر کر لیں۔ اس کیلئے آدمی کی ملازمت ترک کر دیں
 کے متعلق وہ کچھ نہیں جانتے؟
 "کیا مطلب؟
 "اب وہ آدمی کے ملازم ہیں جس نے خود ہی انہیں
 تلاش کر کے ملازم رکھا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ پہلے وہ تھیں
 آزاد تھے۔ یعنی یہ کاروبار کرتے تھے اور پھر انہیں یہاں
 باندھ لیتے تھے۔ لیکن انہیں یہاں کے جاتے ہیں کہ ان کا کاروبار
 تباہ ہو گیا اور پھر انہیں تھارے آگے کر دیا گیا کہ انہیں
 ایک بہت بڑے اس کے ملازمت کر لیں۔ لیکن ان میں

بچوں کے ایک بہت بڑے دوست ہادی کی
 دیکھا۔ یہ غار کون ہے؟ ایک بچہ تھے
 سے پر تھا۔
 "یہ غار نہیں۔ دوسرے بچے اسے کہا ہے؟
 "یہ بچوں کا ہے۔"

سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے؟
 "اس کو تو تمہارے ایک تھیں وہ بھی تمہارے کہا ہے؟
 "انہوں نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا تھا۔ لیکن
 میں نے یہاں سے کہہ دیا کہ وہ اس کا مطلب ہے۔
 "وہ میری محنت نہیں کرتی ہے۔ لیکن یہاں کا کاروبار اس کا
 اسے پتہ ہے۔ اور وہ اس کا مطلب ہے۔ لیکن وہ ان کو ان کے
 اس طرح چھینک دیتا ہے جیسے اسے کوئی غصہ ہے۔
 وہ خود بھی ہر کال کی کال دیتے ہیں۔ لیکن وہ
 کئی آدمی کا جتنا اثر ہے اسے پتہ ہے۔ گار۔ دیکھو ان کا کھن
 ہوتا ہے؟
 "میں ان کا ایک حقیر ترین شاگرد ہوں۔ میں اس سے
 اندازہ کرو۔
 "تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے لیے یہ ہر ایک
 چیز تھی؟
 "میں نہیں جانتی۔ وہ میرے ساتھ ہیں۔
 "اچھا۔۔۔ تم کو اس پر حیرت سے مشغول کوں جاتے
 والی باتوں میں پہلے ہی سے کچھ کچھ غصہ پید کر دے
 ہاں۔ یہاں سے کاروبار کو ان کی درستی کا انتظار کرنا
 ہی پڑتا ہے۔ اسے دانتے ہر مشغول کوئی ہر ہر ایک کی
 حالت ہے۔ اس کی زندگی کا پسندیدہ مشغول ہے۔۔۔ ہاں وہ کال
 میں نہیں۔ کیا گئے؟
 "تم نے وہی کیوں نہیں بتا تھا؟
 "میں انہیں نہیں جانتا۔
 "میرے ایک ارادہ ہے۔ ان کی زندگی میں اس کا
 شکر کر لیں۔ تم یہ سمجھنا کہ تم لوگوں سے میری
 ہے۔ میں خود اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 "لیکن یہاں کے ایک شخص کی کال کا یہاں سے ہو سکتا ہے؟

06/18/2008

محمد نے کہا۔
 "اے میرے قوس سے آستانہ افروز مولیٰ کیلئے۔
 آئیں میری سر حرکت کا طعمر ہو جائے تو شاید میری دوسرے
 لئے سزا بھی نہ ملے۔
 میری سزا تہیہ کا کیلئے کا انصاف صرف کرتی قریبی کی
 زندگی پر موقوف ہے۔
 قریبی زندگی کیوں نہیں ہے۔ بہرہ ریز کیلئے
 حق داس نے زلی سے پس کر چھا۔
 میں کوئی کار کا استعمال بہت کر کرتا ہوں۔
 تو کیا وہ کوئی کوئی ہی نہیں کرے شہداء ایا انصاف؟
 میں وہ تو خود شہداء میری کوئی ہی نہیں دے کی
 چلائی جاتی ہے۔ دیکھ لے بقول میں مست اچھا۔
 خود ادا کی جاتی ہے۔
 ادا ہو جائے کہیں ادا آخری رات
 ہی نہ ہو۔
 سرکار میری آخری رات ہی ہوتی ہے لیکن دوسرے
 ہی دن میری کسی نرالی سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ میں تو اب
 شکستہ ہوں لیکن کسی اور جگہ جاتا ہوں جہاں وہیں ہوں
 سب سے قریب کی جگہ قریب کی ان تمام دنیا
 کی ساری سے میری نرالی تہیہ کی قریب داخل ہوتا ہوں
 کرے گی۔
 وہاں تو کرے کہ اس میں بھی کوئی دلی دھماکے کی۔
 اے زلی شاکہ کے لیے کوئی تدبیر کوئی تہیہ کے لیے نہ کرنے
 سے پہلے ہی اس وقت پہنچ جاتا ہوں۔ اچھا تمام آستانہ کی تہیہ
 شہر کیوں سے نہ ہو کر گا۔
 صرف دلی سے۔
 میرے شہداء کیلئے کہ قریب کی بھی نہ ہو سکے ہوں۔
 طعمر ہے۔ اچھے سوچنے۔ وہ کی کہہ رہے گی۔
 میری۔ لیکن اس دور کے ہی تہیہ کے لیے کا ہی تہیہ
 کوئی نہ ہوں۔ وہ سارا کیلئے ہی تہیہ ہوتے کہ نہ ہوں
 تہیہ کیلئے ہوتی۔
 میں نہیں بھی۔
 میری خیال ہے کہ اب میں نے فطرت کو تہیہ کی
 شہداء کی ہوتی۔
 کہ کوئی زندگی میری زندگی سے زیادہ قریب ہے۔ داس

[illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible]

کورٹ میں سے نکال دیوں اور کسی اور کو بھی کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کے
 لیے جیسا کہ فرما کر رہی ہے کہ :
 "مقررہ دوائی ۔۔۔ کارآمد نہیں ہو سکے گی :
 "کارآمد دوائی ہے جو تھوڑا سا ہے مگر ضرور کارآمد ثابت
 ہوگی " فریڈی نے بڑا مشتاقانہ لہجہ کیا۔
 "آپ کا مفاد بات کو نوٹ کر رہے ہیں، جی جی ٹیڈ
 کے گفتگو کو یاد رکھنا :
 "میں بھی سنجیدہ ہوں " فریڈی نے پھر وہی اس کے
 اور عجیب و غریب مصلحت سے مسکراتے ہوئے :
 "میں کل شام گھر سے جا رہا ہوں :
 "یہ ناگس ہے کیونکہ اب تم پر سن والا کسی سمست
 کو رہے ہو :
 "جیسے اس کے لیے تحریک کرنا مر نہیں دلا :
 "ابھی بات ہے، تم کسی وقت سن کر ہوا میں نہیں کہتا
 بچا ہے، مرے گھر سے کام لوں گا :
 "مقررہ دوائی کی ضرورت کو یاد رکھنا اور وہ اسٹے گا۔
 "میں جانتا ہوں کہ تم لاگو کر رہے ہو اس کے لیے جی جی ٹیڈ
 سون میں نہیں کہیں گی اس کا مشورہ نہیں دے دوں گا :
 "آپ کا خیال بالکل درست ہے۔ میں لاگتی طور پر
 گھما رہا ہوں گا :
 "کی تم مجھے پھر ان کے انگوٹوں سے نہیں مارو گے کہ
 خیال ترک کر دیا ہو گا کیونکہ تم یہ کہتے ہو کہ وہ لڑکی ۔۔۔
 "لڑکی کی بات نہ کیجیے۔ میں صرف کسی کی حرکت اس
 میں دلچسپی لے رہا تھا :
 "تم بہت شریف ہو " فریڈی نے مسکرایا۔
 "کاش کسی دلی کے والد نے بھی مجھے یہ سوجھ بوجھ نہ ہو
 نے ہٹائی ماسٹر کی " لچھو رنگ بڑھتا ہے اور پھر لچھو
 بھی مجھے اپنی زندگی کی سزا کی بہت شہرت سے اس کا
 ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ ساری کو نوکروں ان کو دے
 "بڑی اچھی عادت ہے اگر مینیجنگ اس کے راستے
 پر لگ جائے تو قادی کو مشورہ نہیں دینا چاہیے کہ شادی
 لیے آج عمل آتے ہیں بلکہ ہر ہو :
 "میرا اظہار کیا ہو گا " وہ دراصل کورٹ میں بیٹھ رہا
 تھا، انگوٹوں کے گیس میں اس نے سرمو کی بازی لگادی کی
 میں اس وقت صبر کر کے اسے کامیابی کا لالچ نہیں دیتا :

قرعہ کو تو نہیں دیا گئے؟
 نہیں۔ نہیں۔ دوسرا ملے۔ مگر تو سہی فرما رہی ہو؟
 مگر تو بات ہی نہ کیا کرو۔ لڑا انا کہ شوق رکھتا۔ یہ بھی
 غروں میں بول بیٹے ہیں؟
 دوسرے جس پر سے اور وہ بڑا سائنس بنا کر خاموش ہو گیا
 پھر غریبی بھٹنے لگا۔
 غم نے گردن اڑا کر کہا۔ میں اس کی شادی نہیں کر سکتی
 ایک چتر تو لکھ کر دینی توڑ دیتا ہے؟
 کیا نہیں اس پر غم سے بچا ہوا تھا نہ وہ ایک نے کہا۔
 "اس پر بڑا تھا مگر وہ بھی تو حد سے بڑھ کر تھا۔ تم میں
 سے کوئی ایسا ہے جس پر ایسا کے احسان نہ ہوں؟"
 "ہاں۔۔۔ آں۔۔۔ مگر اتنی حالت سزا میں کہتا ہوں کہ ایک
 تمہارے بابا کا ذہنی توازن بڑے لگا ہے اور مغرب انہیں
 کو ناپسندیدہ بنادیتا ہے۔
 بڑے دن تو تم بھول کر کیے ہیں؟
 "جسک ہے۔ ہم بد وقت کا وقت کی زد پر رہتے ہیں لیکن
 اگر ہمیں سنی کا ہاتھ اچھا کر لیں تو بعد میں یہیں بھی غم
 ہوگا۔ لہذا تم انہیں کہاؤ؟
 "میں تو نہیں بھول کر کچھ بتا رہی ہوں؟
 "دیکھا؟ ایک آدمی جسک کر لولا۔ اسے کھو کر دے
 پائیس سے بلی ہے۔ بڑے کھو کر دینے کی نہیں آتا؟
 "مفتولی کچھ اس مٹ کر دے۔ اس آدمی نے شیشے جیسے
 تیل کیا۔
 کیا میں نہیں اس پر قہری کا سزا چکا لکوں؟ شہر نے
 انہیں نکال کر کہا۔
 "دیکھو۔ تم میرے سر پر چڑھنا نہیں آتے آج تک کسی
 صورت کا احترام نہیں کیا۔ میری ماں لگے اوتے جو بے اعتنائی
 یاد کرتی تھی کہ خود اس کا کچھ کو شک ہو جاتا تھا کہ اس کی یاد نہ کیا۔
 "میں افغان نہیں ہوں مگر یہ مسئلہ ان کی رہی ہوئی۔ تمہاری
 ماں کے باندھوں میں سکت نہ رہی ہوگی؟
 "میں نے شہر۔ شہر کے لیے یہاں رہتے ہیں کوئی ہنگامہ
 نہیں ہے۔
 06/18/2008
 ہوں نہ اس کے کہتے ہوں؟
 "خاموشی میں رہو۔"

شہر خاموش ہو گیا۔ وہ آدمی بھی چپ ہو گیا لیکن دونوں
 ہی ایک دوسرے کو کھو کھو کر لکھوں سے گھر رہے تھے۔
 کبھی نہ سکھایا لڑکی کسی قسم کی ہے اور اپنے ساتھ لکھوں میں اس
 کی پند میں کیا ہے؟
 پہاڑیاں چڑھ کر تھیں سے تو پہنچ رہی تھیں۔ کبھی کسی
 بادل بٹھ گئے تھے۔ شہر نے اس کی جھلکیاں بڑی خوشحوم
 بردہ تھیں۔ پہاڑیاں غور توں کی ایک طرف کا لکھوں قریب
 سے گزرتی تھیں۔ سمیٹے اپنا چہرہ دکھا رہا تھا۔ وہ صبر سے اور
 بے جگر عورت تھیں لیکن وہ اس وقت نہ تھی کہ اپنی ہم آہنگ
 نہ کر کہ تھیں کہ وہ انہیں دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔ اسے ایسا غم
 ہوا جیسے وہ صد سال پرانا دنیا میں ماسٹریں رہا ہو اور لکھوں
 جاتا جاتا تھا کہ جیسویں صدی کا آدمی ہے لیکن غم تھا۔ ان
 پہاڑی غور توں کے چہرے پر کتنی زندگی تھی ان کی آواز میں۔
 اسے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اس طرحی چہرہ میں ان کی لکھوں
 اس پر کھڑی ہوں۔ حمید کا ہی دیر تک وہیں کھڑا ہو کر گوارے
 دیکھتا رہا۔ پھر جب تک کہ وہ صحت پر قریب آ کر نہ رہے تھے
 اس پر اور دھڑکا اسے ایک نئی شہرت مگر بھی اس نے غم
 اٹھ کر بڑے ادب سے قائم کر لیا۔
 "میرے کم سلام۔" قائم نے گویا کہ جواب دیا اور لکھوں کا
 خواہ مخواہ دانت نکال دیے۔
 حمید نے اپنی آواز بلی کر کہا۔ بڑے خوش نصیب
 ہیں جناب۔
 "قیوں؟" قائم پلٹے پلٹے ٹوک گیا۔
 "وہ چلوں والی لڑکی جیسا ہی آپ سے جھگڑا کر لیا جیسے بد چلتی ہوئی ہو۔
 تھی تا۔۔۔
 "ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ قائم نے عیاں سائنس کر لکھوں کر لکھوں لکھوں
 "وہ آپ کے متعلق بڑی اچھی رائے رکھتی ہے پلٹے
 رہے۔ میں بھی اب پیدل چلوں گا۔
 "میرا۔۔۔ ضرور۔ جی ہاں۔۔۔ تم۔ مگر اچھی رائے۔
 بہ۔۔۔ ایک بیک قائم نے۔ ہی۔۔۔ میں بیک نکلاؤں۔
 "وہ بھی اپنے ساتھیوں سے کہہ رہی تھی کہ آپ
 بہت اچھے لگتے ہیں۔
 "تائیں۔ قائم کی انہیں حیرت سے پیدل میں اور
 بل بالکل ایسی ہی لگ رہی تھی جیسے مزدور کے دھیر میں ایک
 "ہاں جناب۔۔۔ مجھے آپ کی قسمت پر رشک آتا ہے۔
 124

جھیل کے پاس طرف لکھوں کے کچھ کچھ نکلا کر رہے تھے۔
 ان میں سے تو لکھوں کی حیثیت رکھتے تھے اور کچھ نہ تھے۔
 لکھوں میں دراصل لکھوں کے جیسے ہو کر لکھوں سے
 ایسے ہی مینا لگے تھے۔ لکھوں کو لکھوں کے جیسے ہو کر لکھوں سے
 ہی لکھوں کا نام لکھتے تھے۔ جہاں ہوئی انہیں جہاں رہے
 ہوں۔ لکھوں کی بدلتی تھی جس کے جس کے مسئلے میں وہ
 بڑا کرتا تھا۔ مگر اس کا رہی نہیں، دھول پیتے مارے تھے اور
 لکھوں کا یہاں رہا۔ لکھوں کے جیسے تھے انہیں بڑے دھیر کرتے
 جہاں لکھوں کی طرف جہاں رہے تھے۔
 مشرقی لکھوں کے لکھوں میں لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں
 نہیں، یا تو لکھوں کے لکھوں میں لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں
 میں صرف لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں میں لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں
 جہاں رہے تھے۔ لکھوں کی تھیں اور لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 رہتا تھا۔ کچھ کچھ لکھوں کی تھیں اور لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 کا اختتام پہلے جہاں لکھوں کو رہتا تھا، لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 سے اکثر لکھوں کا لکھوں کو رہتا تھا، لیکن اس وقت لکھوں کا
 باشندے یا سزا دے کر کے مقتدر بن کر لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 تھے جس سال ہی قوت ہوئی کہ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 دے گا۔ اس سال ہی لکھوں کی تھیں ان لکھوں میں بڑی
 بے دلی پائی تھی۔ جہاں لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 گرت لکھوں میں لکھوں میں لکھوں کی زندگی نہ رہی، کالے
 جہاں لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 کوئی کوئی لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 بے ساختگی نہ رہی اور لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 سے شام تک در لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 اس سال تھیں ہی بڑی زندگی تھی۔ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 کا ہو جاتا تھا۔ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں کے کچھ کچھ لکھوں
 چاند پر لکھوں۔
 حمید اپنے اس ست لکھوں کی جہاں لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں
 لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں
 لکھوں سے ملتا تھا۔ اسے فوراً ہی ایک کچھ کچھ لکھوں کی جہاں لکھوں کا کچھ کچھ لکھوں
 کچھ کچھ لکھوں کی جہاں لکھوں کی جہاں لکھوں کی جہاں لکھوں کی جہاں لکھوں کی جہاں لکھوں
 اور دوسری لکھوں کی جہاں لکھوں کی جہاں لکھوں کی جہاں لکھوں کی جہاں لکھوں کی جہاں لکھوں

[illegible]

راہوں کو نیند نہ آئے گی اور اس کی طرف ایک جگہ پر جا کر
 ایک گوشے کے متعلق اس نے یہی عرض کیا تھا اور دو چار
 عاقلین بھی اس کی طرفوں سے گزرتے تھے۔ دیکھئے کہ اور
 بات ہے کہ شام کا طالع اس کی مزاح کی جڑ کی طرف سے
 تنک آگیا ہو۔ لوگ رنگ ریاں مٹا رہے تھے لیکن قائم
 ایک آدمی کو سپردِ طرح اس کی کھڑا تھا۔ قریب ایک
 گئے جوئے کے پاس اس نے بچوں کو اپنے پاس لے کر بیٹھ کر
 آقاؐ کی کافل جاہ اور قاف کا کعبہ پر کیے ہوئے لوگوں
 کی باتیں سننے سے اس کیجھ جھجھ جھجھ رہی تھی۔ یہاں
 سے بے جا کیوں نہ بیجا ہو رہی ہو لیکن دماغ کے ساتھ
 کہ اس کے قدم اٹھتے۔ وہ دیکھ کر کہیں کی طرف
 جا رہا تھا۔ عین کہیں کے دروازے پر کھڑا آقاؐ کی باتیں
 تھا۔ اس نے قائم کو آتے دیکھا اور دیکھتے ہی ہنسی کر
 چکا تھا قائم اس نے طبعی اخلاص سے ٹھوڑا تارتا ہے۔
 وہ سادہ مگر بے جاں صاحب یہ عین ہے جسے ہوش و خلاق
 ہے اسے سلام کیا۔

۱۔ تم اُسے ساتھ لے جاتے ہو؟
 ۲۔ تو اس سے کیا ہوتا ہے؟
 ۳۔ ارے دادی! قاسم ہاتھ نچا کر ہلانا کہہ رہا ہے۔
 ۴۔ اہاں! کیا ہوتا ہے؟ میں تو اسے شھر سے دیکھتا ہوں۔
 ۵۔ اس کے شھر سے؟

میں نے انہیں جنت سے کہلایا، مجھے کتنا پسند آیا۔
 تمام لوگوں کو! یہاں، ہندوؤں کے والدین نے انہیں انہیں جنت سے کہلایا۔
 میں نہیں کہتا۔

[illegible][illegible]

یہ دیکھو۔ یہ ہر پہلو سے ختم ہوئی اس طرح اس کی موت
 ہوئی۔ یہیں اخبارِ نبوت کے پہلے پہل سے
 ہو۔ آواز و عید کے اس کا ذکر کرنا کہیں ہو
 نہ ہو اس پر ہے آوازِ خدا کا نام ملے گی اس لئے کہ
 شکر کرتے ہو۔ ایک باپ پر دوسرے ہوگا۔
 اس کا وہاں مل گیا ہے۔ تیرے زانی۔ تیرے دیو
 سے عزت آتی ہی سزا دی ہے وہ جہاد کا تیرا کمال ہے
 اسے جاز۔ جاز۔ جزی۔ آہیں۔ آہیں کانٹے
 والی۔ یہ نام اپنا ہے جس کی آواز میں ہلا۔ تم نے اسی لئے
 تو کہا تھا کیا تھا۔ خود خدا کو کی جی
 اسے اہل ہاں۔ عید ہاں ہاں۔
 تو جب یہ روز ہوتا ہے تو یہیں اس کا ذکر ہوتا
 ہے کہ اس کا ذکر ہے۔ یہ شکر ہے۔ آواز کا ذکر
 آواز کے کہیں کرنا ہے۔ یہ آواز کے کہیں کرنا
 عید کے سو جاو اب اس کی شامت آج ہے
 نام عجیب شام کے لیے اس پر فوت چرے کا گلاب
 وہ اچھل کر دے دے گیا۔
 اب یہاں گئے ہیں ہوتا۔ نام ہاتھ پر ہوتا۔
 میں یہاں بھی ہوتا ہوں کہ کرتے تھے دھوکا دیتے
 شکر اس وقت شام میں ایک ہمارا آواز
 ہوئی۔ بہت جاز و جیل سے ایک ٹولہ کہہ گا کہ
 بہت جاز۔ طوقان آ رہا ہے۔ جیل کے قریب ہوتے ہیں
 عالی کرد۔ عرفان اور ہر سے لڑے گا۔
 وہ لکھا کہ آوازوں طوف دیکھنے لگے۔ آواز ہوا
 مٹو لای۔ شکر ہو ہاں۔ آواز لڑائی کی ہے جیسا کہ
 شکر دلائے گئی۔ اس کے پیچھے عید ہوا نام
 کے لیے البتہ دشمنی تھی۔ وہ تیرے ہیں دور تھا۔ میری
 وہ کہتا ہے جیسا کہ۔ خود ملنے کے بعد اس نے دیکھا کہ
 لوگ سب سے نکل نکل کر جیسا کہ ہے۔ شکر دیر
 سے کان پڑی آواز میں سنائی دیتی تھی۔ نام عید کے آواز
 کا جیسے میں جانا۔ اچانک ایک تیرے کہ میں نے جانا
 پر جادو کی ہوئی تھی جیسا کہ طوف جیل تھی۔ ایک آواز جیسا کہ
 پر لڑائی لڑا کہ اس کا شکر ہے کہ طوفان کی تیرے
 لکھ آئے لیکن اگر جیل کے قریب والے سب سے نکل کر

[illegible]

[illegible]

6/18/2008

”اے اس کے باوجود میں یہ کھلی جا رہی ہے۔“ نرملہ فرمایا۔
”کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ حکام سے شہر رنج کے حوالے

کو پایے داب بجز یہ ہے کہ اس پہاڑی کو لئے چلنے والے تھیں آزادانہ تھیں۔
 دیگر اگرچہ سبزیں جاتے گا۔ اس فیصلے سے انہیں باز رکھے۔ اس کی وجہ ہے یہ معلوم کیجئے کہ اس کے رویے میں یہ تبدیلی کیوں ہوئی؟
 اب وہ ایک بات کا جواب نہیں دیتا کہ وہ کیا اور کب ہو کر چلا ہے۔ وہ جب وہاں پہنچا تھا تو معمول کے مطابق نہ تو کسی سے گفتگو کی اور نہ طبیعت کا مشاہدہ کرتا تھا۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اس کا رشتہ وہی اور کار میں کوئی معمولی آدمی نہیں تھا بلکہ ہم سب کی زندگی میں وہ ایک "مسترحم" تھے۔ فری نے یہ تحریر آزادانہ میں دیکھی اور کہا: "ہاں! آپ جہاں کہیں بھی جوں جوں پہنچا کرتے تھے وہاں کوشش کرتے تھے۔"
 "بارش کا زور کم ہونے سے پہلے، اگلے سے کہیں کم اسی طوفانی بارش میں بھی کیا انتظار کا طوفان سے ناپید ہو گیا۔" "سہرے میں جلدی کیجئے، دوسری رات سے کہیں اور آزادانہ چلیں گی۔"
 دیکھا۔ فریدی طوفان سے کہیں کہیں نہ پہنچا۔ وہی جگہ پر کھڑے تھے۔ وہاں جاتا تھا کہ ایک دن ان کی کشتی غرق ہو گئی۔
 سہرے میں ان کی رات اور ایک شام کی گئی، "سید پرہیزا"۔ فریدی کو زور دیا کہ آزادانہ سیت، ہاتھ پیراں اور کرنا ماسر ہے۔ سید نے تار کے دو بانے پر اکڑ کر کھیلنا شروع کیا۔ فریدی کی سید کی تھی اور وہ چھوڑ دیا۔
 "آپ وہاں کی کشتی کی رے ہیں؟" اس نے فریدی سے پوچھا۔
 "ہاں! بچہ تو تری پر ہے گا۔"
 "بارش کی عالم ہے۔ جیل پلٹے کا فیصلہ ہے۔"
 "مسترحم"۔ فریدی نے کہا، وہ چھوڑ کر اس کی طرف توجہ دے رہا تھا۔
 فریدی نے آزادانہ کی کشتی فریدی۔۔۔ کہ فریدی نے اس میں

آپ کیسے؟
خیر کی سیکنگ
"آپ کہاں ہیں؟"
"میں نے ایک ہارکیر یا کہ یہ نہیں بتا سکتا۔"

۱۰۰۔ جو کہ ایک نئی دین و مہمیاں پہنچ رہی ہے ؟
اس کے علاوہ جانے کا کوئی اور نام نہیں ہے۔
پہلے مذاہب اس سال کا جواب نہیں دے سکتے کیونکہ
ایک ایک آواز ہے آپ کو نہیں پہچان سکتا۔
۱۰۱۔ اچھا... اچھا... مگر چھپنے میں جلدی کیے۔
اس حکام آپ کو سہرا لگا رہی تھیں۔
فریدی نے شراسٹر نگر قیدی کی طرف دیکھا اور غصہ
سے آواز اٹھانے لگا۔
میں وہو کا بھی پرہیز ہے۔ فریدی بڑبڑایا۔
میں نہیں سمجھا، عید ہے۔
لیکن جیل اس کے گرد ہی ہے۔
آواز اٹھانے کی سہولت اس کے گرد ہی ہے۔
یہی ہے، فوراً روک دی جائے ورنہ اس کا انجام بہت بُرا
ہوگا۔ نیچے دیکھ رہی ہیں۔ یہاں کی حکومت سے منسلک ہے۔
وہاں پر کادو نہیں ہیں۔ سڑک سارے جلی پہاڑوں سے
آؤٹ ہوئے۔ ملک میں جائے۔ ورنہ نقصان کا اندازہ کرنا
میں دشوار ہو جائے گا۔ اور کوری وارنگ۔ اپنے حاسر میں
کوری کالی سے باز رکھو ورنہ ہمارے سر میں کڑک لے گا۔
فریدی سرور فرما گئے گا۔ یہی دیکھ ہی گئے جو حکومت
ایک فروری پر ہے۔ پورے ہر جگہ جانور سے منسلک ہے۔
ساتھ ساتھ اس کے سہری کے بعد اس کے ساتھ ہیں۔
کلیا فریدی رات تک۔ سورنہ آؤٹ پر کچھ باغ میں ہر ایک
سورنہ کے ساتھ اس کے ساتھ ہے۔
آواز اٹھانے کی اور فریدی کے ساتھ اپنا مسلمان ہی کا شل
رہے۔ وہ اس وقت بھی نہ کہ اس کے ساتھ نہ کہ اس کے
فریدی نے اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
جیل میں رہتے رہتے۔ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
کلیا مسیت ہے، یہاں نے جیسا نہ کیا۔ اسے
فریدی کہتے ہیں۔
فریدی نے جواب دیا۔

چند دیر کے لیے سکوت جاری رہا یوں یسین علیہ السلام
تقریب کے دوران ہی اسٹووارڈز کانے کے برتن کی اہمیت
ستویہ رہا تھا۔ اس نے برتن نیچے اٹھ کر اس میں کافی ڈال
دی اور نیچے سکڑ سکڑ کر اس کی غرق نگاہ اور اپنے پیچھے
مڑ کر دیکھا۔

[illegible]

کر رہے تھے۔ وہ اس زمانہ میں کہ ذریعہ ہیں جسے فریب
 مگر کچھ فرزند اپنے ہی لمحہ سے غلج ہو گئے تھے
 نے سب کال کے جواب میں بھی ایسا بلا لڑا تھا لیکن پھر بھی

[illegible]

06/18/2008

142

وہ اپنی دھکی کو علی عباس پہناتا ہے !

سزا سنائی کہ میں کچھ عرصہ تک یہاں ہی رہوں گا۔ اس لیے میں
 ایک رات کے دوران خود بہتوں پر بھی چڑھا تھا جو کہ میں کا
 اعلان ملک کے گوشے گوشے میں نہائی تھا۔ اس لیے میں
 چنانچہ ان ہی تھا۔ دوسرے ہی دن ایک اور فوجی طاقتور
 نے وہاں بمبئی آبادی و مکان پر نئے فوجی قوت کے طور
 پر چھانٹنے کے لیے آئی تھی۔ چنانچہ اس نے وہاں کے
 فوجی طاقتور و فوج کے افسران تھا۔ اس لیے وہاں کے
 چھانٹنے بھی نہیں کر سکتے تھے۔
 فریڈی اور عید کے بعد بھی طرح طرح کے افسران کے
 وہاں پر وقت گزار رہے تھے۔
 عرصہ واصلت فریڈی کے بعد ہوا تھا۔ اسی کے بعد
 میں ایک نئی شہر آبادی و فوجی طاقتوں کے آتی ہوئی تھے۔
 آپ ہی تو تھے میں نے لائین اور یہ سوچا میں کی تھیں
 لائی تھیں۔ لائین کے کور میں بھی آپ کے افسران
 تھے تھے۔
 ضروری نہیں۔ فریڈی نے کچھ سوچتے رہے تھے۔
 میں تو فوجی طاقتوں کے افسران کے کچھ بھی نہیں تھا
 اس سلسلے میں آسانی نہیں پہنچا تھا۔
 واصلت کے بعد فریڈی نے کہا۔ اگر سنا گت
 سے بچو کہ جہاز نہ بنائے گئے تو تحقیق حکومت کو کچھ
 خسارے سے دوچار ہو جائے گا۔
 "اگر یہ کہ خسارہ؟"
 "نہ تو کرتے آئے یہی معلوم ہو سکے گا۔"
 "کیا آپ اس کے لیے سوچ رہے ہیں؟"
 "فی الحال آسانی کو سنا تھا کہ سارے جہاز
 بننے کا مشورہ وہاں۔ میں نے سنا تھا کہ اس سلسلے میں
 کارہا ہے۔"
 "میں یہاں پہلے کہ جہاز وہاں سے نہیں بنائے
 جائیں گے۔ عید ہو جائے۔"
 "وہ جہازیں باز چاہیں۔ میری ناقص رائے یہ ہے
 اگر یہی رہے گی۔ فی الحال اپنا زیادہ سے زیادہ کارہا
 فریڈی اپنی طاقتوں میں کر رہا تھا۔ تحقیق یہ
 کور ہو رہا تھا کہ اس کا اہم دیکھنے پر نہ رہے کہ کام نہیں

[illegible]

[illegible]

"مشرقِ مرقری" :
 "مصدق نہیں بتائیں گے :
 "اسی نپو چھوے تو خبر ہے ویسے سب کچھ موجود
 "کس کے متعلق ہر وہ ہے :
 "اچھی بات ہے، اس پہچان کی بنا پر پتا لگانے
 "میں آسانی ہوگی :
 "مکتوب : فریدی نے رسیوں کو رکھ دیا۔
 "اس کے بعد وہ پھر جرم گروہ کے نئے چٹک چٹک چٹا۔
 "نیک آپ اس نفس میں گھس گھس نہیں کرتے :
 "حمید نے کہا۔
 "میں اسی نغذا کا کیزا بنوں : فریدی نے چہ چرائی
 "سے کہا اور ہڑتوں میں دریا بھاگتا سلاٹا لگا۔
 "انگور خردی کی قابو دیا یا اسکا تو خبر آپ کو بھی دیکھ
 "کوں گا : حمید نے کہا۔
 "قوالی کی طرح ایک آدمی کے ہاتھ میں ہے اور قلم
 "چلتے ہوئے ہر کلمہ کے آدسوں سے چشتا مانتا ہوں۔ میں آج
 "کی رات اور صبح و شام دیکھ لوں کہ وہ اپنی دھلی کھینچے لیا۔
 "پہتا ہے ؟"
 ◆
 "ڈاکٹر مریم کی دھلی تھی کوری۔ فریدی نے مزید
 "چٹک چٹکا تھا اور ٹھکر سراسر آسانی کے آچھٹن روم پر چرتا نکلا سا
 "مناہ سلوٹا۔
 "دقتہ مزید سے آواز آئی : شاعر فریدی : کرنل
 "فریدی : آپ کا بغل دست نکلا۔ فریدی کے ایک ہنسا کے
 "پہچے آئے۔ اس کی رو سے دوسرے جہازوں کی آواز تھوڑی
 "بہت نقصان پہنچا ہے۔ وہ جہازوں کا کٹ کٹ کی طوت آ رہا
 "تھا اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر چاک پانی کی تیز گھیریں
 "کی آواز آئیں جسے جہازوں نے دھکی کر گھر کھائی اور جہاز آگے
 "چلتا رہا لیکن جیسے ہی وہ آگے پہنچے کھول کھول کے دریاں
 "پہنچا لیکن ایسی معلوم ہوتا جیسے وہ بیکسوں میں گھریا ہو کر
 "کے نیچے اور اعلیٰ طوت کیساں کی گوند ہی تھیں۔
 "پھر ایک زبردور دھکا تھا اور جہاز کے پیچھے
 "آگئے۔ قریب دوسرا ایک درجیل شیشوں اور گاڑیوں میں تھیں
 "ایک کسبائے انسان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ کرنل فریدی
 "کتاب میں سے بڑا :

ہاں میں سن رہا ہوں : فریضے کے چواب دیا اور
 راست سے نکلا : قابل آت کا خیال تھا کہ وہاں بھی ٹولہ دہی
 منور ہوگا۔ لہذا سو نکلا تھا کہ ایک نئی ٹری میں ٹان میں موجود
 لیکن وہاں دوسرا طریقہ اختیار کیا گیا۔ پہلے اوقات تو ہر تین
 لمحے کوئی شیشہ روح معلوم ہوئے گئے تھے :
 فریضے کی نگرانی پر ملا۔ دفعہ چوتھی سے آزاد آئی : کہیں
 کسی فریضے سے تھے جس نے لیکو اس جیہذا کا کیا ایم تھا : میں
 ڈاکٹر پرین تم سے غیب میں۔ تم پر معلوم کرنے کے لیے
 بہت سے چین تھے کہ ڈاکٹر پرین کی دھمکی کا کیا کیا تھا :
 میں قیامت ہے :
 ہاں۔ میں نے سن لی لیکن قسمی اپنے لیے چند دن تک
 قبروں کے منتظر رہا : فریضے نے پتہ سکون کیسے میں کہا اور
 دوسری طرف سے تجھے کی آواز کی پھر نہ نکلیا۔
 فریضے کو سچ گفت کر کے آپریشن روم سے باہر آ گیا۔
 کیپٹن حمید بھی اس کے ساتھ تھا۔ دوسری صبح اس پر دوا کے
 علاج کی بجائے اس کے تمام کمرے کو گیمہ پیچھا یا تھا۔ تمام نے بھی
 اسے شفاقت کر لیا۔ چار دن اس طرح گزارے جانے پر پریشان
 تھا۔ اس نے کیا کیا کچن کی آواز میں کہا۔
 ”صاحب ! تمہوں نے روپے اپنی فریضے سے دیے تھے :
 ”روپے تم رکھو : فریضے نے نرم بھیجے ہیں۔ کیا نہیں
 صرف اتنا کہ ابے کہوں وہاں کل پہنچا دو جیال سے انہیں
 لائے تھے :
 چار دن بعد نے اطمینان کی حالت میں تھی۔ وہ بھلا تھا
 شاید تمام سے ملے ہوئے روپے آئے : وہاں کرنے پر تھکے
 فریضے کا بارود تھا کہ کسی دن رات نہ بڑھا جائے گا لیکن دوسری
 یہ آپڑی کہ بیمار لیٹ کر جسے صبح سے نیم کمرہ کی صف میں سنا
 رہے تھے۔ اپنا کمرہ دیکھنا ملا تو بھلا ہی ہر سامنے گئے۔
 یہ کیا حالت شروع ہو گئی : ”خیر نہ تھا۔
 ”سوئے ہوئے رہا لیکن نقصان ہے : فریضے بولے۔
 ”نقصان۔ اور سے صاحب شاید چار دن بھی ہمارے ساتھ
 جانے پر تیار ہوئے حمید نے کہا : ”اگر بھی تو یہ بات بھلا
 ہوگی لیکن میرا ہی کے بعد شاید ہمیں ان اطاعت میں چار دن
 دھوکا دیں :
 ”ہاں یہ ٹھیک ہے۔ فریضے دیکھ جانے کا :
 ”اگر شام کو نہ آئے : ”اگر شام کو نہ آئے : ”اگر شام کو نہ آئے :“

[illegible]

کہا۔ "مجھے تاریخ دکھاؤ۔"
"کیا کرو گے؟"
"مظہر تائید ملے گا۔"

عبد اسد روشی دکانے لگا تا کہ کچھ خوشبو دے اور عشاء
وغیرہ چھک کر ایک بیٹہ دینی پتھر خانے لگا اور عید کی
نوائس دین کے بعد درود پتھر اس کے سر سے بندھ گیا۔
عشور و عشرت و فوری کی پوری بنا۔

[illegible]

اس وقت فریڈرک قاسم کی مدد سے ان دونوں کو بانٹ دیا گیا۔
 رات کا سناٹا تھا، زونڈ کی آواز سے مجھ کو جھپک جھپک
 ہی رہی جو عجیب فریڈرک نے کھوس کی کہ وہ جاہل جوت سے
 ٹکرا گئے تھے۔ اس نے زنی پھر کر سے اٹھنا چاہا تو اس کے
 آگے میں سے کھڑی خاتون نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔
 ”خیر، آج آج۔ خیر، آج۔ خیر، آج۔“

ابنم لوگ ان پر حلا کر کھتے ہو:

[illegible]

سے ہڑکا! ملے اور دل کا رخ کبھر ہے؟
”قاسم! اس نے آپ سے کہا“

لیکن جو اپنے بارے میں سوچتا ہے کہ اس کا ہاتھ اس کی جیب میں ہے۔
 میں تھا۔ مجھ سے ہاتھ چھو کر اس نے اس کی جیب میں اس کی
 روٹی میں اس کی جیب میں اس کی جیب میں اس کی جیب میں اس کی
 کیفیت سے ان کے ساتھ آیا تھا۔ دوسرے شخص مجھ سے
 رہا اور کھانا کھانے کے لئے مجھ سے کھانا کھانا کھانا
 کھانے سے اس کے ساتھ آیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ کھانا کھانا
 کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا

”اے حضور! مجھے تو یہی چاہیے کہ میں اپنے
 دل کے لیے رو رہا ہوں۔ اے میرے دل! میں نے
 تجھے ہی چاہا ہے۔ میں نے تجھے ہی چاہا ہے۔
 میں نے تجھے ہی چاہا ہے۔“

قرآن میں انہیں ایمان کیلئے غلامی کا حکم دیا ہے۔
 انہوں نے یہ بھی کہا تھا، میں نے ان کو بتایا تھا کہ
 جس کے دل میں ایسا سادہ ہے وہ بے ایمان ہے۔
 اس لئے کہ انہیں یہ علم تھا کہ انہوں نے اس سے زیادہ
 دین اور ایمان کا خدا آپ سے ملایا اور کہیں انہیں اپنا
 جانی غلام کر کے ساتھ لے گیا۔
 پھر یہ جانتے ہیں کہ کچھ بھی کیا ہے اس کا بدلہ
 تو یہ راز کا ہے۔

چرواہا بزرگڑوانے لگا۔۔۔ اور اہا تک عید کی شب تیر
 طرین زمین پر چلا آیا۔ کسی نے اس پر چھاپا تک لگائی تھی براۓ
 اُس نے چرواہے کی جینس پر منسور۔

[illegible]

150

تھی لیکن اس کی تھکن میرت انگیز طور پر نائل ہوئی تھی۔ اسے
قلبی یہ نہیں محظوظ ہوا کہ اس کا وہ کچھ در پہلے بے ہوش رہا ہے۔

[illegible]

میرت نے اپنے اٹھارہ اکر سے غلاموں کے لئے کاشاں کرائیں۔
اس صحبت نے بھی تارک شیشیوں کی میٹک لگا رکھی تھی
جب اس نے اپنے پیروں پر سے نقاب ہٹایا تو عیسا
کہہ کر ہر گدا۔

۱۰۔ غلام حق اس کے بھڑوں پر لگی اس کے گروہ پر
 دی لیکن اس کے گروہ پر لیکن غلام حق اس کے گروہ پر
 اور غلام حق اس کے گروہ پر لیکن غلام حق اس کے گروہ پر
 غلام حق اس کے گروہ پر لیکن غلام حق اس کے گروہ پر
 غلام حق اس کے گروہ پر لیکن غلام حق اس کے گروہ پر
 غلام حق اس کے گروہ پر لیکن غلام حق اس کے گروہ پر
 غلام حق اس کے گروہ پر لیکن غلام حق اس کے گروہ پر

"تم آفرمایا، مجھے اس نے بہتر سے کہا۔
"ہاں لیکن اب یہ معلوم ہوگا کہ میں ادا کروں گا
کتنی گہرا تعلق تھا؟
"میں نہیں سمجھتا۔ میں نے مفہوم لیے ہی کہا۔"

بھی مطلب؟

مطلب نہ رہی جو تعلیم نے فتنی ماسلی پہا پانے
میرے ساتھ میری لڑائی کیا؟

میں نے غصہ سے غصہ سے کہی کہ اگر تم کو یہ سب
 ہو گئے۔ کیا آپ ان کی سب سے زیادہ خوش ہو رہے ہیں؟
 کہنے لگی کہ نہیں بلکہ میں حیران ہوں کہ میں نے یہ سب
 ایک سال تک سوچا تھا۔ تم میری سب سے زیادہ
 اہم و عزیز ترین شخصیت تھے۔
 میں نے وہ دھڑکنے والی آواز سنی:

سیدنا محمدؐ پر ہے ایسا کہ کائنات میں ہے
 شوقِ کار و دوستانہ ہو سکا ہے کہ کائنات پر جس کی پستی ہو
 "ایسا کہ کائنات میں ہے کائنات میں ہے" کے اب کے
 سے بھی غفلت ہو گئی ہے۔ درحقیقت ان کا ہونا ہے اور اس
 کوئی اقدام مقصد سے خالی نہیں ہوتا۔ شاید اس نے اس
 کسی اور ملک کو دشمنی کی اور یہ ہے کہ وہ اپنے
 کسی اور ملک کو کھینچ کر لے گا۔ یہ کائنات میں ہے
 ہے۔ وہ ساری دنیا کو تباہ کر سکتا ہے۔

مولادی کو ہم نے تباہ کر دیا :-
مولادی : شیر بہشت سکونڈر بولی :- اس کی کیا حقیقت

حق و یہی اس سے بھی زیادہ خوشگوار باتیں موجود ہیں۔
 عرب و عجمی دونوں نے کہا ہے کہ: جوتے ہیں معرفت کے
 کاموں نے پہلا کے پہلے آئے اسے جسے کیا تم چاہو
 کاموں کے لئے ہو:

سنہ ۱۱۰۱ ہجری بمطابق ۱۶۹۰ء
 ایک شخص نے میری کتاب شفا میں مرقعہ
 اے سونگات تک پہنچنے کے لیے فرما دی کہ اس شخص
 کا پاس میری کتاب تھی۔ میں نے اسے دیکھا
 لی جہاں کے چوتھے اور
 ایک شخص نے میری کتاب سے قلم لیا۔

[illegible]

میں میری جان پہ چڑھا دیا۔ وہ چلوں میرے پاس
 بہت جلد پہنچا رہا ہے۔ ابھی کہہ رہے ہیں کہ یہی
 تھا۔ اس کا اہتمام سترہ سال سے ہے۔
 تین۔ اسے جو کچھ دے گا۔ جو دے گا۔
 تین چار چھ کچھ دے گا۔ میری جان پہ چڑھا دیا۔
 اپنی جان پہ ہے۔ ایک سے زائد مل کر دیا گیا۔

”کیوں؟“
 ”اسے قریب کرنا چاہتے ہیں کہ یہ جاوے اور دیکھ
 وہ دیکھیں کہ کیا ہے۔ بڑا کایا ہے۔“
 ”جو کچھ دے گا۔ جو دے گا۔“
 میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 دی کو۔ یہ ایسے حالات میں ہی ممکن ہو سکتا ہے۔
 میری جان پہ چڑھا دیا۔

میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس
 میرا میری جان پہ چڑھا دیا۔ اس نے کہا۔ تم نے دیکھا اس

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“
 ”بہت زیادہ۔“

06/18/2008

چند جگہ کر کے سے چلا گیا اور وہ اسی جگہ پر بار ہوئی۔
عید پر جن کی گفت و گو کا مقصد سب ہی فاش تھے۔
دفعہ چھبے برس کے چہرے پر حیرت کے آثار دیکھے۔
اس کی نگاہ ایک ہواد کے اسی حصے پر تھی جہاں ایک سوچا ہوا
پر مشرق رنگ کے جن بلدیہ کی تھیں تھے اور اسی روشن
جاتے تھے۔
نیکایات ہے، ہرگز سے نہ چوچھا، شاید اس نے
میں اس کی آنکھوں میں کوئی تپتی چھلی تھی۔
کچھ نہیں، ہر جن نے کہا اور فرس پہلے جو شے غول
پر نظر نہ دیا۔
شاید وہ شے بعد اور پر شق ہوئی اور صندوق پھر
رے کے وسط میں آکر گر کی، ہر جن نے اسے جو کرنا ممکن
نہ تھا لیکن ایک اس کے کٹے سے طیب سی آواز نکلی اور
آہل کار کی جیسے شے آیا، صندوق میں کرنا نہیں کھڑا نہیں
دور تھا اور اس کے اٹھنا میں تھی تھی، وہ صندوق
کو ہر کرنا، شاید آپ لوگوں کو کسی آواز گراں نہ لگے
یہ بے پروا کر اپنے ہاتھ پر آٹھا دیکھے۔
عمیر اور اس کے علاوہ سب نے ہاتھ اوپر اٹھا دیے۔
ہرگز سے کوئی کام کے پورا، نہیں کیا کیا ہے پہلی نے
تھا کہ اس شخص کی شے کو نہ کرنا ہوا۔
ہر جن، ہرگز سے نہ کیا، اگر تم نے ذرہ برابر بھی
دی دیکھی تو شے سے شرافت نہ ہوگا۔
فری جی جو تم کو دے کر کھڑے تھا، اس نے شاید
نہک اسے کوئی نسبت نہیں دی تھی۔
نیلو جی اب کھڑی ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر
ملاں ملتی تھا، خود وہاں یہ پہلی تازہ یا زنگی ہائی نہیں
تھی۔
"اوپر، تو جیاب جی، فریدی نے ہرگز سے چہرے
جاتے پھر نہ کیا۔
"کیا آپ اسے جانتے ہیں؟ عید نے پوچھا۔
"جی جی، عید صاحب۔
"06/18/2008
"یہاں سے
"پلیس، ہر جن نے حیرت سے انھیں جھاڑ کر کہا۔

[illegible]

جس کا درویش سب کو ایک ہی ہیں اور ملک کے حکام اعلیٰ صاحب
جو درویش سب کو ایک ہی سمجھ کر بھی آپ کی ذات بابر کا ہے
دروست اختیار کرتے ہیں بلکہ اگر انھیں قبول کے ساتھ تو نہیں کیا
رستہ بھی، اس لئے وہ آپ کے انھوں سے واقف بھی نہیں
اس لئے دوسرے لئے حکام نے صرف آپ سے خوف کیا ہے
یہ بلکہ اس طرح آپ کے کام آتے ہیں کہ ان کی پستی بھی نہیں
سننے یا پستی اور آپ بھی معذور ہی رہتے ہیں۔ لیکن آپ کو یاد
ہو گا کہ فریدی آپ کو کی بار۔۔۔ وارنگ دے چکا ہے اور
نہ وہ آپ کے ہاتھوں میں چھڑا دیں ڈال کر کیا اس سے
جائے گا۔ نا صواب آپ برہن پر قابو پا کر کوکھ مت کا خوف
اٹھنے کا یہ وکرام نہ رہا ہے۔ آپ کو کبھی عام پچھا جی
دروازوں کا۔۔۔ اسے لکھ دیجئے۔
”جسٹ مار بے ہونا پڑے سے تہہ بھگ لگایا۔“ آج
رات کی کہانی تم لوگوں کے ساتھ نہیں دین ہو جائے گی۔
”ارے اسے شاور۔“ وہاں سے ”دو تہہ نہیں چھا۔“
لیکن قبل اس کے کہ فریدی تھکلا پور سے فریدی لکھ
جی عودہ شاہیہ نافر فریدی کی پری کی تھا جس نے برہن کی کپڑی
میں شوارخ کر دیا۔
”دیکھا۔“ تیرم چھٹی۔ سب سبیں ”دین ہو جائے گی۔“
”خس نے جگہ جگہ ڈانٹا مائیت لگائے ہیں اور ان کا منجھ پٹا
ہے۔“ جیگا۔ میرے ساتھ آؤ۔
اس نے جیت کر ایک سو بج پور دکھائیں دلیا اور
دلیہ ایک لڑت سرتی ملی جی وہ سب اس کے پیچھے ہو کر پے
تھے اور پور دھم کے دوسرے ساتھی اس وقت سیلاب کے
ساتھ لکھ کر لکھ لکھ رہے تھے۔ کوئی دوسرا موقع نہ ہوتا
تو جیہ اسکاں نرخی اور عید کو زندہ نہ جانے دیتے تھیں اس
وقت وہ خود بھی اپنے جیہاں گ انجام سے غافل ہو کر آج
دروازوں کا ساتھ دے رہے تھے۔
شیر ان کی دھماکی کر گئی امی اور وہ سب لکھ پڑتے
ہماتے مبارک تھے آخر وہ متعدد صندوق متا کو دل کے حال
سے نکل کر شہر میں دروازے لگے۔ شہر کا تہہ سب کو ایک
شاہیہ لکھ کر حاضر دھماکی نے کہیں سے ایک دھماکی آٹھ
میں کو کتا بھیج کر بھیجی۔ وہ سب سے آگے دروازے کی۔ اگر
دھماکی نہ ہو تو نہ تو کتا بھیج کر بھیجی۔ وہ سب سے آگے دروازے
فریدی سے بھیج کر بھیجی۔ وہ سب سے آگے دروازے۔ نا صواب۔

[illegible]

